حاجت روائی میں گزرتی ہے۔ ایسے لوگوں کی جدائی اور انتقال سے دنیا میں جو خلا پیدا ہوتا ہے وہ مستقبل قریب میں پر نہیں ہوتا۔ ہمارے عزیز دوست جناب ممتاز حسن صاحب مرحوم بھی ایسے ہی لوگوں میں تھے جو ساری زندگی علم و ادب کی خدمت اور دوسروں کی حاجت روائی میں رہے۔ پاکستان کا کوئی ایسا علمی ادارہ شاید ہی ہوگا جس کی رہنمائی اور امداد ممتاز حسن صاحب نے نہ کی ہو۔ پاکستان کے عظیم علمی ادارے سندھی ادبی بورڈ کی اکثر مطبوعات مرحوم کی طرف سے دلوائی گئی امداد کی بدولت ہیں۔ مرحوم سے ہمارا تعارف اس زمانہ میں ہوا جب نیا نیا پاکستان بنا تھا اور جناب پیر حسام الدین صاحب راشدی کی مساعی سے ایسی پاک و ایران ثقافتی مجلس وجود میں آچکی تھی جس کے اکثر ممبر دانشور اور ادیب تھے۔ جناب ممتاز حسن صاحب اس مجلس کے سرگرم رکن تھے، میں بھی بحیثیت ممبر اس مجلس کی کارروائی میں شامل ہوتا تھا اس طرح مجھے مرحوم کو قریب سے دیکھنے اور سننے کا موقع ملا۔ پھر تو یہ تعلق اور رابطہ ہمیشہ کے لیے استوار ہو گیا۔ مرحوم جب بینک دولت پاکستان کے گورنر تھے اور میں کراچی سے حیدرآباد سندھ چلا گیا تھا تو جب بھی آپ حیدرآباد تشریف لاتے تو میرے غریب خانہ پر ملاقات کے لیے آجاتے، یہ سب کچھ ان کی علم پروری کا نتیجہ تھا۔

اس وقت مرحوم ہم سے جدا ہو کر حظیرۃ القدس کی آرامگاہ میں غریق رحمت ہیں اور ہم ان کے فراق کے غم والم میں آنسو بہا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم ممتاز حسن کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے اعزہ و اقربا کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین